بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی متفقہ قرارداد

خارجہ پالیسی میں تبدیلی اور ملک میں امن وامان بحال کراسکتی ہے؟

بدقسمت ارض وطن کا چپہ چپہ آگ وخون سے ان دنوں جُھلسا ہوا اور پژمردہ ہے۔ بستیاں، وادیاں اور شہر قتل وغارتگری اور بدامنی کے وہ مناظر پیش کررہے ہیں کہ الامان والحفیظ اس گلشن کی بربادی اور ویرانی میں دشمنوں سے زیادہ اپنے غدار حکمرانوں کا عمل دخل رہا ہے' کیونکہ انہی مفاد پرست عناصر اور ملک وملت کے مجرموں نے پرائی جنگ کو اپنے جنت نما آنگن میں زبردستی آدھکیلا ہے۔ ۹/۱۱ کے بعد پرویز مشرف نے جب امریکی خواہش اور دھمکی پر خارجہ پالیسی کے بارے میں یوٹرن لیا تو اس وقت پوری قوم اور اس کے بہی خواہوں نے خارجہ پالیسی کے نتیجہ میں آنے والے خطرناک نتائج اور مضمرات سے ہرچند انہیں آگاہ کرنے کی مقدور بھر کوششیں کیں لیکن اس غدارِ ملت' کورچشم اور تنگِ وطن پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اگر کچھ اثر ہوا تو وہ ملک وملت کے حالات ومستقبل پر۔ آج صورتحال یہ ہے کہ پاکستانی بھائی اپنے ہی بھائیوں سے گاؤں گاؤں شہر شہر اور خصوصاً سوات اور قبائلی علاقوں میں دوبدو کی جنگ میں جتے ہوئے ہیں۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ پاکستانی فوج نے باجوڑ اور سوات میں ان دو ماہ میں اس قدر خطرناک اور پے درپے بمباری کی ہے کہ اتنی بمباری امریکہ اور بھارت نے بھی پاکستانی علاقوں میں اس سے پہلے نہ کی ہوگی۔ کیا امن یوں بحال کیا جاتا ہے؟ اور حالات' فوجوں اور طاقت کے ذریعے کنٹرول کیا جاسکتا ہے؟ اغیار کی سازشوں اور خصوصاً امریکی تھنک ٹینکس کے منصوبوں کے عین مطابق پاکستان میں کامیاب خانہ جنگی کی بنیاد ڈال دی گئی ہے۔ اب موجودہ حکومت پرویز مشرف سے بھی دو ہاتھ بڑھ کر قبائلی علاقوں میں طالبان کے خلاف لشکرکشی کے سارے انتظامات مکمل کرچکی ہے۔ اب قبائل کے درمیان گھر گھر اور قبیلہ قبیلہ صدیوں تک یہ آگ پھیلتی رہے گی۔ اور بھائی کو بھائی کے خلاف امریکی مفادات کی بھٹی میں جھونکا اور ہانکا جارہا ہے۔ لیکن اس پالیسی کے جو خوفناک نتائج کچھ عرصہ بعد سامنے آئیں گے تو حکمرانوں کو پھر ایسے بدترین حالات کا سامنا کرنا پڑے گا کہ تاریخ میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ تادمِ تحریر ان علاقوں سے ظلم وبربریت اور قتل وغارت گری کی خبریں ہردم آرہی ہیں۔ تدبر وحکمت' اور عقل وشعور کا دور دور تک اقتدار کے ایوانوں میں کہیں سراغ نہیں ملتا۔ افراتفری' نااہلی اور بدانتظامی کی ایسی ایسی مثالیں آئے روز سامنے آرہی ہیں کہ پاکستانی قوم اس پر ششدر ہوکر رہ گئی ہے۔ ع ناطقہ سربہ گریباں ہے اسے کیا کہیے

اس نازک صورتحال پر کئی سیاسی جماعتوں اور مختلف عوامی حلقوں سے کافی عرصہ سے یہ مطالبہ سامنے آرہا تھا

کہ خارجہ پالیسی کا جائزہ لینے اور موجودہ نازک صورتحال پر پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا جائے اور اس میں مل بیٹھ کر ان تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے اور خارجہ پالیسی پر کھل کر بحث کی جائے کہ آیا یہ پاکستان کے مفاد میں ہے یا اسے تبدیل کیا جائے۔ آخر دو ہفتے قبل پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا گیا' اور جس میں اکثر عوامی نمائندگان نے کھل کر خارجہ پالیسی اور سابقہ حکومت کی غلامانہ اور عاقبت نااندیشانہ پالیسیوں کو کھل کر مسترد کردیا۔ اور موجودہ حکومت پر پارلیمان کے اکثر ممبران اور سیاسی جماعتوں کا یہ دباؤ سامنے آیا کہ پاکستانی قوم کو مزید اس آگ و بارود کے کھیل سے دور رکھا جائے کیونکہ پاکستان کی سابقہ خارجہ پالیسی نے ملک وملت کو دیا ہی کیا ہے؟ ملک امن وامان کی بگڑتی صورتحال کے لحاظ سے دنیا کا خطرناک ترین ملک بن گیا ہے اور خانہ جنگی اور خودکش حملوں کے خوف نے سولہ کروڑ عوام کو نیم پاگل بنادیا ہے۔ اس کے علاوہ سیاسی عدم استحکام نے بھی پاکستان کی موجودہ انتظامی ڈھانچے کو تباہی کے کنارے پر پہنچادیا ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر معاشی واقتصادی لحاظ سے پاکستان نادہندہ اور ایک ناکام ریاست بننے کے بالکل قریب پہنچ گیا ہے۔ یہ سب ''ثمرات'' پرویز مشرف اور موجودہ حکمرانوں کی امریکی نواز خارجہ پالیسیوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

پارلیمنٹ کے اس طویل اجلاس کے آخر میں ایک خصوصی کمیٹی بنائی گئی جس میں مختلف سیاسی جماعتوں کے سربراہوں اور زعماء نے اس میں بھرپور شرکت کی۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ بھی اس کمیٹی کے اہم رکن تھے' آپ نے دس اہم ترین نکات کو متفقہ قرارداد میں پیش کیا۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ متفقہ قرارداد میں آپ کے کئی اہم نکات اس قرارداد کا حصہ بن گئے ہیں مثلاً ملک کی خارجہ پالیسی کا ازسرنو جائزہ وتبدیلی' سرحدات میں کسی غیر کی مداخلت نہ کرنے کا اعلان' تمام فریقین سے مذاکرات اور فوج کی مرحلہ وار قبائل اور متاثرہ علاقوں سے واپسی اور نام نہاد ونامعلوم خطرناک افراد کے بارہ میں طالبان اور طالبانائزیشن کا لفظ قرارداد میں استعمال نہ کیا جائے اور اسی طرح امریکہ کی خودساختہ دہشت گردی وانتہاپسندی کی اصطلاحوں سے بھی احتراز کیا جائے۔ الحمدللہ کہ قرارداد میں ایسی اصطلاحات سے اجتناب کیا گیا۔ اس قرارداد کے ذریعے خارجہ پالیسی میں بنیادی تبدیلیاں کرنے کو کہا گیا ہے' اور قبائلی علاقوں سے افواج کی واپسی کی بات بھی انتہائی اہم ہے۔ اگر افواج وہاں سے واپس ہوئیں تو ان شاءاللہ ان علاقوں میں بپا شورش کنٹرول کرنے میں بڑی مدد مل سکے گی۔ اس کے علاوہ تحریک طالبان پاکستان سے مذاکرات کا اعلان ایک اہم بریک تھرو ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سب سے اہم نکتہ ہے' اگر طالبان سے دوبارہ مذاکرات خلوص نیت سے شروع کیے گئے تو کوئی وجہ نہیں کہ امن کی وہ فاختہ جواب عنقا کی شکل اختیار کرگئی ہے اسے دوبارہ شاخ امید اور فرداو مستقبل کے دوش پر دیکھا جاسکتا ہے۔ خدا کرے کہ سولہ کروڑ کی نمائندہ پارلیمنٹ کی یہ آواز حکمرانوں کے دلوں اور دماغوں تک پہنچ سکے۔

اگرچہ امریکی حکام دوران اجلاس اسلام آباد میں براجمان رہے اور حکمرانوں کی گردن پر پاؤں رکھ کر انہیں اس متفقہ قرارداد سے باز رکھنے کی کوششیں کرتے رہے۔ لیکن الحمدللہ کچھ نہ کچھ تو اس قرارداد میں سامنے آہی گیا۔ اگرچہ آنا تو بہت کچھ چاہیے تھا لیکن اسے نہ آنے دیا گیا کیونکہ مادیت کے پتلوں' متاع ایمانِ کامل سے خالی اور مفادات کے